★ - آغا صادق

شرابی شاعر سے خطاب!

(۱)

ابلیس کی منزل کے راہی کیوں ارضِ خطا سے گزرتا ہے | کیوں دُخترِ رز کے ناز و ادا و رعنائی پر مرتا ہے!
کیوں رُوح القدس کے خاکوں میں رنگِ شیطانی بھرتا ہے | الہام کہیں توبہ توبہ ناپاک دلوں پہ اُترتا ہے؟

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رُسوا کرتا ہے؟

(۲)

وُہ آمد کیا آمد ہے جو محتاجِ شراب و مستی ہو؟ | وُہ اوجِ تخیّل کیا ہے جو شرمندۂ قعرِ پستی ہو!
وُہ مستی بھی کیا مستی ہے جس پر پھٹکار برستی ہو؟ | اس ہستی کی کیا ہستی ہے جو وقفِ بادہ پرستی ہو!

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رُسوا کرتا ہے؟

(۳)

شاعر کو پینے سے مطلب جو بے پیئے ہی مستانہ ہے | شاعر کے لیئے سارا عالم میخانہ ہی میخانہ ہے
ہے رنگِ شفق صہبا اُس کی خورشیدِ فلک پیمانہ ہے | کردار اُس کا ملکوتی ہے گفتار اُس کی رندانہ ہے

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رُسوا کرتا ہے؟

(۴)

فطرت کے دل میں سما جانا یہ شاعر کی مے خواری ہے
بنائے فلک پر چھا جانا یہ شاعر کی مے خواری ہے

ہستی کا مقصد پا جانا یہ شاعر کی مے خواری ہے
بے ساغر وجد میں آ جانا یہ شاعر کی مے خواری ہے

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رسوا کرتا ہے

(۵)

ہر ذرہ اس کا ساغر ہے ہر تارہ اسکی مینا ہے
ہر پہلو میں دل اس کا ہے ہر سینہ اسکا سینہ ہے

تصویر ہے اس میں عالم کی وہ دنیا کا آئینہ ہے
کونین کی زریں خاتم میں شاعر کی آنکھ نگینہ ہے

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رسوا کرتا ہے

(۶)

تری مستی ہنگامی ہے ہنگام سحر ہے شام نہیں
تری مستی میں خامی ہے یہ فطرت کا انعام نہیں

شاعر کی مستی قائم ہے منت کشِ دُرِ جام نہیں
شاعر کی مستی دائم ہے اس مستی کا انجام نہیں

اے پی کر لکھنے والے بتا کیوں شعر کو رسوا کرتا ہے